# ۹ رباعیات

**پہلی بات :** کسی مخصوص موضوع پر مسلسل اشعار کے مجموعے کو نظم کہتے ہیں۔ اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں جو مصرعوں یا اشعار کی تعداد کے مطابق پہچانی جاتی ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ چار مصرعوں اور ایک خاص وزن و بحر میں ادا کیے گئے شاعرانہ خیال کو 'رباعی' کہتے ہیں۔ اکثر اس کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعے میں قافیہ ہوتا ہے۔ (کبھی کبھی چاروں مصرعوں میں بھی قافیے استعمال کیے جاتے ہیں۔) رباعی میں شاعر جو کچھ کہنا چاہتا ہے اس کا خیال پہلے مصرعے سے ترقی کرتا جاتا اور چوتھے مصرع میں اپنے عروج پر پہنچتا ہے۔ یہ مصرع بہت متاثر کرنے والا ہوا کرتا ہے۔ شاعر اس میں رباعی کے بہت وسیع خیال کو ایک نقطے پر مرکوز کر دیتا ہے اس لیے یہ مصرع بہت 'زوردار' ہوجاتا ہے اور بڑے خوب صورت اور چونکانے والے انداز میں شاعر کی بات کو مکمل کرتا ہے۔

یاد رہے کہ قطعہ بھی اکثر چار ہی مصرعوں کا مجموعہ ہوتا ہے مگر اس کے وزن و بحر مخصوص نہیں ہوتے اور نہ اکثر ان میں مطلع ہوتا ہے۔ یہ پابندی رباعی کے لیے لازمی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رباعی کہنا ایک مشکل کام ہے اس لیے فن کے ماہر شعرا اسے ایک چیلنج کے طور پر لکھتے ہیں۔ تمام بڑے اور اہم شعرا کے کلام میں رباعیاں ملتی ہیں۔ میرؔ و سوداؔ، انیسؔ و دبیرؔ، غالبؔ و ذوقؔ، اکبرؔ و رواںؔ، جوشؔ و فراقؔ، امجدؔ و یگانہؔ سب نے رباعیاں کہی ہیں۔

**میں یہاں بھی ہوں...**

آٹھویں جماعت - اُردو بال بھارتی

## میر انیسؔ

**جان پہچان :** میر ببر علی انیسؔ ۱۸۰۳ء میں فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ وہ میر خلیقؔ کے بیٹے اور میر حسنؔ کے پوتے تھے۔ شاعری میں اپنے والد کے شاگرد تھے۔ انیسؔ اُردو کے سب سے بڑے مرثیہ نگار تسلیم کیے جاتے ہیں۔ ان کا کلام فصاحت کا بہترین نمونہ ہے۔ انھوں نے شاعری کی دیگر اصناف میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ 'رباعیاتِ میر انیسؔ' ان کی رباعیوں کا مجموعہ زبان و بیان پر ان کی غیر معمولی قدرت کا مظہر ہے۔ ۱۰ر دسمبر ۱۸۷۴ء کو لکھنؤ میں ان کا انتقال ہوا۔

آنکھ ابرِ بہاری سے لڑی رہتی ہے ... اشکوں کی ردا منہ پہ پڑی رہتی ہے
دونوں آنکھیں ہیں میری ساون بھادوں ... یاں سارے برس ایک جھڑی رہتی ہے

## مرزا دبیرؔ

**جان پہچان :** مرزا سلامت علی دبیرؔ ۲۹ر اگست ۱۸۰۳ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ وہ میر انیسؔ کے ہم عصر تھے۔ اُردو شاعری میں انیسؔ اور دبیرؔ کے مرثیے مشہور ہیں۔ انیسؔ کے مرثیوں کی زبان سادہ اور سلیس ہے جبکہ دبیرؔ کے مرثیوں میں مشکل اور دقیق الفاظ زیادہ پائے جاتے ہیں۔ دبیرؔ بنیادی طور پر مرثیہ گو تھے۔ دیگر مرثیہ گو شعرا کی طرح انھوں نے بھی رباعیاں کہی ہیں۔ ان رباعیوں میں دنیا کی بے ثباتی اور فکرِ آخرت کا درس مؤثر انداز میں نظم ہوا ہے۔ ۷ر مارچ ۱۸۷۵ء کو ان کا انتقال ہوا۔

ہر چشم سے چشمے کی روانی ہوجائے ... پھر تازہ مری مرثیہ خوانی ہوجائے
فضلِ باری سے ہوں یہ آنسو جاری ... ساون کی گھٹا شرم سے پانی ہوجائے

## اکبرؔ الٰہ آبادی

**جان پہچان :** اکبرؔ الٰہ آبادی ۱۶؍نومبر ۱۸۴۶ء کو الٰہ آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام سیّد اکبر حسین تھا۔ انھوں نے وکالت کا امتحان پاس کر کے مختلف عہدوں پر ترقی حاصل کی اور ۱۸۹۴ء میں سیشن جج کے عہدے پر فائز ہوئے۔ اکبرؔ نے اُردو میں طنزیہ اور مزاحیہ شاعری کو بنیاد بنا کر مغربی تہذیب اور طرزِ زندگی کو نشانۂ ملامت بنایا۔ شوخی، شگفتگی اور بذلہ سنجی ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ ان کی شاعری میں تعمیر اور اصلاح کا پہلو نمایاں ہے۔ ۹؍ستمبر ۱۹۲۱ء کو الٰہ آباد میں ان کا انتقال ہوا۔

ہر ایک کو نوکری نہیں ملنے کی — ہر باغ میں یہ کلی نہیں کھلنے کی
کچھ پڑھ کے تو صنعت و زراعت کو دیکھ — عزّت کے لیے کافی ہے، اے دل، نیکی

## فراقؔ گورکھپوری

**جان پہچان :** فراقؔ گورکھپوری کا اصل نام رگھوپتی سہائے اور فراقؔ تخلص تھا۔ ۲۸؍اگست ۱۸۹۶ء میں گورکھپور میں پیدا ہوئے۔ الٰہ آباد یونیورسٹی میں لیکچرر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ وہ اُردو غزل کے نمائندہ شاعر ہیں۔ ان کے شعری مجموعے ’گلِ نغمہ‘ کو گیان پیٹھ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اسی طرح ۱۹۶۰ء میں انھیں ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ طویل علالت کے بعد ۳؍مارچ ۱۹۸۲ء کو نئی دہلی میں ان کا انتقال ہوا۔

نظموں میں وطن ہی کی فضا ملتی ہے — دیہات کی مستانہ ہوا ملتی ہے
ساون کی گھٹائیں ہیں تو آموں کے باغ — گاتی ہوئی کویل کی نوا ملتی ہے

### معانی و اشارات

اشک – آنسو
رِدا – چادر
ساون بھادوں – برسات کا پہلا اور دوسرا مہینہ
چشم – آنکھ
فضلِ باری – خدا کی مہربانی
فلک – آسمان
نوا – آواز

### مشق

**رباعی نمبر ا**

* درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

شاعر کے مطابق
آنکھ ← ...........
منہ ← ...........
آنکھیں ← ...........
برس ← ............

* ”یاں سارے برس ایک جھڑی رہتی ہے۔“ اس مصرع کی وضاحت کیجیے۔

* ہم معنی لفظ لکھیے۔

آنکھ ↔ ............    اشک ↔ ............

ساون ↔ ............    ردا ↔ ............

برس ↔ ............

رباعی نمبر۲

* حروفِ تہجی کی ترتیب میں لکھیے۔

چشم ، تازہ ، فضل ، شرم

* شعر کی تشریح کیجیے۔

فضلِ باری سے ہوں یہ آنسو جاری
ساون کی گھٹا شرم سے پانی ہوجائے

* دبیرؔ کی رباعی کی ردیف لکھیے۔

* ہم قافیہ الفاظ تلاش کرکے لکھیے۔

رباعی نمبر۳

* شعر کی تشریح کیجیے۔

ہر ایک کو نوکری نہیں ملنے کی
ہر باغ میں یہ کلی نہیں کھلنے کی

* واوِ عطف سے بنی دو ترکیبیں لکھیے۔

مثال - صنعت و زراعت

رباعی نمبر۴

* شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

لفظ 'فضا' کے ہم قافیہ الفاظ

............   ............   ............   ............

* رباعی کے حوالے سے جوڑیاں لگائیے۔

| | ستون 'الف' | ستون 'ب' |
|---|---|---|
| ۱۔ | نظم | آم کا باغ |
| ۲۔ | دیہات | نوا |
| ۳۔ | ساون کی گھٹا | مستانہ ہوا |
| ۴۔ | کویل | وطن کی فضا |

* ہم معنی لفظ لکھیے۔

(الف) فضا    (ب) آواز

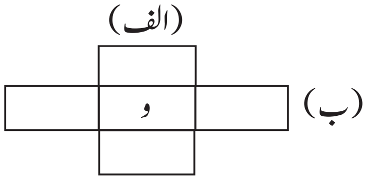


* فراقؔ کی رباعی کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

* نیچے دیے ہوئے مصرعوں کی درست جوڑیاں لگائیے:

| | ستون 'الف' | ستون 'ب' |
|---|---|---|
| ۱۔ | فضلِ باری سے ہوں یہ آنسو جاری | ہر باغ میں یہ کلی نہیں کھلنے کی |
| ۲۔ | ساون کی گھٹائیں ہیں تو آموں کے باغ | یاں سارے برس ایک جھڑی رہتی ہے |
| ۳۔ | ہر ایک کو نوکری نہیں ملنے کی | ساون کی گھٹا شرم سے پانی ہوجائے |
| ۴۔ | دونوں آنکھیں ہیں میری ساون بھادوں | گاتی ہوئی کویل کی نوا ملتی ہے |

6TTSU5